

267380 - بچوں کے کینسر ہسپتال کے لیے زکاۃ دینے کا حکم

سوال

کیا بچوں کے سرطان کا علاج کرنے والے ہسپتال کو زکاۃ دینا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

زکاۃ جن جگہوں میں دی جا سکتی ہے وہ تمام کے تمام مصارف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرما دیئے ہیں، چنانچہ اگر کسی نے زکاۃ ان مصارف سے ہٹ کر کسی اور جگہ دی تو اس طرح زکاۃ ادا نہ ہو گی اس لیے اس پر دوبارہ شرعی مصارف میں زکاۃ ادا کرنا واجب ہو گا۔

شرعی مصارف کی تفصیلات جاننے کے لیے آپ سوال نمبر: (46209) کو جواب ملاحظہ فرمائیں۔

اور ہسپتال تعمیر کرنا، ہسپتال کی ضروریات خریدنا اور طبی آلات کی خریداری زکاۃ کے مصارف میں سے نہیں ہے۔

مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (212183) اور (224651) کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

نیز کسی ہسپتال کو زکاۃ دینے کے بعد یہ جاننا کافی مشکل ہو جاتا ہے کہ زکاۃ صحیح جگہ پر خرچ کی گئی ہے یا نہیں؛ کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ زکاۃ کی رقم ہسپتال کی تیاری یا توسیع میں خرچ کر دی جائے یا آلات خرید لیے جائیں، یا ہسپتال کے ملازمین کی تنخواہوں اور دیگر امور میں خرچ کر دیئے جائیں، یا زکاۃ کے مستحق اور غیر مستحق ہر قسم کے مریضوں میں ادویات تقسیم کرنے کے لیے خرید لی جائیں چاہے وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم، دولت مند ہوں یا غریب۔

اور یہ بات واضح ہے کہ محض کسی کا مریض ہونا زکاۃ کی رقم وصول کرنے کے لیے کافی نہیں ہے، بلکہ مریض کا فقیر یا مسکین (یعنی: اپنی ضرورت پوری کرنے کی سکت نہ رکھے) ہونا ضروری ہے یا علاج کے سلسلے میں ہسپتال کا مقروض ہو تو اسے قرضہ اتارنے کے لیے زکاۃ دی جا سکتی ہے۔

لہذا ہسپتال کو زکاة دینے میں پیچیدگیاں ہیں اور ہسپتال کو زکاة دینے والا یہ بات یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ اس نے زکاة کے مستحق مصارف میں ہی زکاة خرچ کی ہے۔

دائمى فتوى كميٹى كے علمائے كرام سے یہ سوال پوچھا گیا:

"جناب محترم اس سوال كے ساتھ شاہ فيصل اسپیشلسٹ اسپتال كى طرف سے آیا ہوا خط منسلک ہے جس میں انہوں نے ہسپتال میں موجود ویلفیئر فنڈ كے لئے مالی امداد طلب كى ہے، جو مختلف شہروں سے ریاض شہر آنے والے غریبوں اور محتاجوں كے لئے خاص ہے، وہ غریب جن كے پاس اپنے مریضوں كے علاج اور وہاں قیام كے لئے اخراجات نہیں ہوتے ہیں، تو بتائیں كہ كیا اس ویلفیئر فنڈ كو زکاة كى رقم دینا جائز ہے؟ اللہ كريم آپ كو جزائے خير عطا فرمائے، اور ہمارے اعمال میں خلوص عطا فرمائے۔"

جو انہوں نے جواب دیا:

"ہم اس قسم كے فنڈ كو زکاة دینا جائز نہیں سمجھتے؛ كيونكہ اس فنڈ سے مستفيد ہونے والے شرعى طور پر مقرر كردہ مصارف زکاة میں اس طرح شامل نہیں كہ ان پر اعتماد اور اطمینان كیا جا سكے۔"

اللہ تعالى عمل كى توفیق دینے والا ہے، درود و سلام ہوں ہمارے نبی محمد صلى اللہ علیہ وسلم پر آپ كى آل اور صحابہ كرام پر۔

شيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز، شيخ عبد الله قعود، شيخ عبد الله غديان "ختم شد

فتاوى اللجنة الدائمة (9/437، 438)

اس فتوى میں یہ ہے كہ ویلفیئر فنڈ صرف ایسے لوگوں كے لیے مختص ہے جو غریب ہوں اور ضرورت مند لوگوں كے علاج كے لئے ہے، لیكن عام طور پر ان كى غربت یا ضرورت اس قدر نہیں ہوتی كہ ان پر ہر حال میں اعتماد كر كے زکاة دے دی جائے؛ كيونكہ یہ غریب افراد زکاة دینے والے كے لیے نامعلوم ہوتے ہیں اور اسی طرح اس فنڈ كے منتظمین كو بھی ان كے بارے میں مكمل جانكاری نہیں ہوتی تو اس فنڈ میں زکاة كى رقوم جمع كروانے پر دلی اطمینان اور اعتماد حاصل نہیں ہو گا، تو اجمالی طور پر اس شخص كا بھی یہی حكم ہو گا كہ جو اسپتال كو ہی زکاة دے رہا ہو۔

دوم:

اگر زکاة دینے والا اپنی زکاة كسى ایسى جگہ دینے پر مطمئن نہ ہو تو اس كا شرعى حل یہ ہے كہ وہ شخص ہسپتال چلا جائے اور خود سے مریضوں كے حال احوال دریافت كریے اور ان میں سے جو محتاج نظر آئے اور اس كے بارے میں چہان بین كر لے تو اس كے ہاتھ میں زکاة كى رقم تھما دے، یا مریض پر خرچ كرنے والے اس كے اہل خانہ كو



دے دے -

والله اعلم.